جلد۱۰ شمارہ۱۶، ۲۰۲۳

Article

Exegesis Translation of the Qur’an Containing Sanat-e-Atala “ Dars e Kalam Ullah”, a Review

صنعت عاطلہ پر مشتمل قرآن کا تفسیری ترجمہ "درس کلام اللہ" ایک جائزہ

Hina Tosief*[1], Dr. SadafNaqvi[2]

[1] Ph.D Scholar, Department of Urdu, Govt. College Women University, Faisalabad

[2] Head of Department of Urdu, Govt. College Women University, Faisalabad

*Correspondence: hinatosief@gcwuf.edu.pk

[1] حناء توصیف، ڈاکٹر صدف نقوی[2]

[1] سکالر پی ایچ ڈی، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد، [2] صدر شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج ویمن یونیورسٹی فیصل آباد

Abstract: *"Dars e Kalam Ullah"*. It is the first *Sanat-e-Atala* exegetical translation of the Qur'an in the Urdu language, which is done by Dr. Tahir Mustafa. Before this, the exegesis of the Holy Qur'an has been written in *Sanat-e-Atala*, but they are primarily in Arabic language or are done partially. *"Dars e Kalam Ullah"* consists of 1421 pages, 98% of which has been written in Urdu, and 2% of words from other languages. This special relationship of Dr. Sahib with a great and holy book like the Holy Quran is undoubtedly a gift from God which is a characteristic of fortunate people. Quran experts have called this translation a new and beautiful addition to the literature of Quranic studies.

Keywords: *Sanat-e-Atala*, *Teaching the word of Allah* (*Dars e Kalam Ullah*), Exegetical Translation, Quranic studies, Literature

eISSN: 2073-3674
pISSN: 1991-7813
Received:02-06-2023
Accepted:20-06-2023
Online:30-06-2023

Copyright: © 2023 by the authors. This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

یہ اردو زبان کی خوش نصیبی ہے کہ اس میں ترجمہ قرآن اور تفاسیر پر قابل قدر کام ہوا ہے۔ اردو ان زبانوں میں شمار ہوتی ہے ۔جن میں سب سے زیادہ قرآن کے ترجمے، تفاسیر اور اس کی تعلیمات کی تشریح و توضیح کا کام ہوا ہے۔ قرآن کے تراجم و تفاسیر کی خدمت کرنے والوں میں ایک اہم نام ڈاکٹر طاہر مصطفی کا بھی ہے۔ڈاکٹر طاہر مصطفی ساہیوال میں پیدا ہوئے۔۔ آپ مشہور عالم دین مولانا عبد المجید عارف کے فرزند ہیں۔ جو امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ نے گریجوایشن تک تعلیم ساہیوال سے حاصل کی۔ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔۲۰۰۷ء میں جامعہ کراچی سے اسماالنبی ﷺ پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ عملی میدان میں اپنے کریئر کا آغاز اسلام آباد میں لیکچرار کی حیثیت سے کیا۔۲۰۰۸ء سے تاحال یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی (یو ایم ٹی) لاہور کے شعبہ اسلامی فکر و تہذیب میں بطور استاد کام کر رہے ہیں۔ اور اس وقت آپ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر و تہذیب اور سیرت چیئر کے ڈائریکٹر ہیں۔ آپ نے قومی ریویو کمیٹی اور صوبائی ریویو کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دی ہیں۔ آپ کو متعدد ایوارڈز سے بھی نوازا گیا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ قومی سیرت کانفرنس اسلام آباد میں مقالہ سیرت پر پرائم منسٹر ایوارڈ ۲۰۰۴ء

☆ جنوبی ایشیا پبلیکیشنز کراچی کی طرف سے دوسٹار ایوارڈز بالترتیب ۱۹۹۹ء اور ۲۰۰۳ء

آپ نے ریڈیو پر پروگرامز بھی کئے اس کے علاوہ ٹی وی پر مختلف چینلز میں اسلامی اور اصلاحی پروگراموں میں بطور میزبان ، مہمان اور اینکر بھی شامل ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں پی ٹی وی، جیو ٹی وی، دنیا ٹی وی، رائل ٹی وی، اے ٹی وی، نور ٹی وی، اے آر وائے اور کیو ٹی وی وغیرہ شامل ہیں۔

آپ کی علمی و ادبی خدمات میں متعدد نصابی اور غیر نصابی کتابیں شامل ہیں۔ نصابی کتابیں زیادہ تر وزارتِ تعلیم پاکستان کی طرف سے شائع ہوئیں۔ ۲۰۰۰ء سے پاکستان بھر میں میٹرک کی اسلامیات لازمی کی کتاب کے مصنفین میں ڈاکٹر صاحب کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ قرآن شناسائی، سیرت رسول ﷺ ، اسلامیات، معارف اسلامیات، شعور اسلامیات، دینیات، علوم اسلامیات اور ثناء اسلامک اسٹڈیز کے عنوانات سے اردو اور انگریزی میں بیشتر کتابیں مختلف اداروں میں داخل نصاب ہیں۔

آپ کی غیر نصابی کتب میں فلسفہ اسمائے رسول ﷺ ، سیرت رسول فی اسمائے الرسول ﷺ ، تفسیری رجحانات کا ارتقاء، اصلاح احوال کا آخری حل، تاریخ تفسیر و اصول تفسیر، تاریخ حدیث و اصول حدیث وغیرہ ہیں۔ ان تمام علمی و ادبی خدمات کے علاوہ آپ کا ایک اور قابل ذکر کارنامہ "درس کلام اللہ" کے عنوان سے صنعت عاطلہ پر مشتمل قرآن کا تفسیری ترجمہ ہے۔

ان کا کارنامہ (درس کلام اللہ) اس لحاظ سے منفرد اور نمایاں ہیں۔ کہ اردو زبان میں قرآن کے تراجم و تفاسیر میں یہ پہلا مکمل تفسیری ترجمہ ہے۔ جو کہ صنعت عاطلہ (بغیر نقطوں) پر مشتمل ہے۔ صنعت عاطلہ سے مراد وہ کلام ہے۔ جس میں کسی حرف پر نقطہ نہ آتا ہو۔

عرب میں اسلام کی آمد سے پہلے اور اسلام کے ابتدائی زمانے تک بغیر نقطوں کے لکھنے کا رواج تھا۔ شروع میں جب قرآن مجید لکھا جاتا تھا۔ تو اس کے حروف پر بھی نقطے نہیں لگائے جاتے تھے۔ کیونکہ اہل عرب اپنی زبان دانی میں مہارت کی وجہ سے بغیر نقطوں اور اعراب کے ہی قران کو صحیح طریقے سے پڑھ لیتے تھے۔ رفتہ رفتہ جب اسلام عرب سے نکل کر عجم میں پھیلا تو ان نو واردوں کے لیے بغیر نقطوں اور اعراب کے عربی زبان کو سمجھنا اور پڑھنا مشکل تھا۔ تو شدت سے اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی۔ کہ قرآن پاک پر نقطے اور اعراب لگائے جائیں۔ تمام مورخین اس بات پر متفق ہیں۔ کہ قرآن پاک پر نقطے لگانے کا کام سب سے پہلے ابو الاسود الدوئلی نے کیا اور اعراب لگانے والوں میں یحییٰ ابن یعمر کا نام آتا ہے۔

نبی کریم کے مکتوبات جو آپ ﷺ نے مختلف امرا اور سلاطین کو لکھے وہ آج بھی سعودی عرب اور استنبول (ترکی) میں موجود ہیں۔ جو غیر منقوط ہیں ان کی نقلیں سیرت کی مختلف کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں اس کے علاوہ حضرت عثمان نے جو مصحف تیا کروایا تھا ۔اس کی ایک کاپی مدینہ منورہ کی مسجد کے کتب خانے میں موجود ہے، اس پر بھی نقطے اور اعراب نہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے تک غیر منقوط لکھنے کا ہی رواج تھا۔

بہر حال جب تک عربی زبان بغیر نقطوں کے لکھی جاتی رہی۔ اس وقت تک منقوط اور غیر منقوط کلام کا کوئی تصور نہیں ملتا، تنقیط کے بعد ہی منقوط اور غیر منقوط نظم و نثر وجود میں آئی۔ اور آگے چل کر ادباء و شعرا نے اس مہمل و معجم فن کو مختلف صورتوں اور شکلوں میں استعمال کیا ہے۔ بعض نے قرآن پاک کے تراجم و تفاسیر فنِ غیر منقوط میں لکھیں۔ کچھ نے حمد و نعت میں اس فن کو آزمایا۔ کچھ نے نبی کریم ﷺ کی سیرت اور اہل صحابہ کی مدح و رثاء کو صنعت عاطلہ میں پیش کیا اور بعض نے اس فن کو بادشاہوں سے انعام و اکرم وصول کرنے کا ذریعہ بنایا۔

ڈاکٹر طاہر مصطفی کا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اردو کے ۳۷ حروف میں سے ۱۸ غیر منقوط حروف کے دائرے میں مقید ہو کر قرآن مجید کا مکمل تفسیری ترجمہ کیا۔ جو کہ

بقول پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم:

”کس قدر عجوبہ روز گار رہے کہ ایک عربی نے قرآن پر نقطے لگائے تو ایک عجمی طاہر مصطفی نے اپنی زبان میں سارے قرآن کے نقطے غائب کر دیئے، بلاخوف و تردید یہ دعوی کیا جا سکتا ہے کہ اردو زبان میں یہ پہلا اور شاید مستقبل قریب و بعید تک آخری مکمل غیر منقوط ترجمہ قرآن ہو گا۔“(۱)

اس سے قبل صنعت عاطلہ میں قرآن مجید کی تفاسیر لکھی جا چکی ہے۔ لیکن ایک تو وہ عربی زبان میں ہیں۔ اور دوسری ان میں سے زیادہ تر جزوی ہیں اردو زبان میں اس صنعت (صنعت عاطلہ) میں قرآن حکیم کا پہلا اور واحد تفسیری ترجمہ کرنے کا اعزاز ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ کے حصے میں ہی آیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے صنعت عاطلہ میں ترجمے کا آغاز ۱۴ مئی ۲۰۱۱ء کو کیا۔ اور ۳۰ مئی ۲۰۱۳ء صرف دو سال اور سولہ دنوں کے مختصر عرصے میں یہ ترجمہ مکمل ہو گیا۔ مکمل ہونے کے بعد سات سال تک ڈاکٹر صاحب نے اسے تصحیح و نظر ثانی کے مراحل سے گزارا۔

اپریل ۲۰۲۱ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔ جسے اخبارات، ٹی وی پروگرامز، نیوز چینلز اور مختلف علمی و ادبی اور مذہبی حلقوں میں بہت پذیرائی ملی۔ ماہرین قرآن نے اس ترجمے کو" قرآنیات کے لٹریچر میں نیا اور خوبصورت اضافہ قرار دیا'۔ اس کے دو ایڈیشن چھپ چکے ہیں۔ پہلے ایڈیشن کی تزئین و ادارت حافظ محمد عدنان بشیر نے کی۔ جاوید احمد بھٹی (سربراہ اسٹیٹ بنک پنجاب) نے اسکی اشاعت کا کام کیا اور آرٹ اینڈ گرافکس اردو بازار لاہور سے شائع ہوا۔

اس کا دوسرا ایڈیشن مئی ۲۰۲۲ء میں شائع ہوا۔ جس کی اشاعت کا اہتمام جناب میاں مشتاق صاحب سی ای او الرحمان گارڈنز نے کیا۔ اور المصباح ناشران قرآن اردو بازار لاہور سے شائع ہوا۔ درسِ کلام اللہ ۱۴۲۱ صفحات پر مشتمل ہے اس میں ۹۸ فیصد اردو اور ۲ فیصد دوسری زبانوں کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ عام قاری کو پڑھنے اور سمجھنے میں دقت نہ ہو لہذا آسانی کے لیے قرآنی متن کے نیچے مولانا جوناگڑھی کا سلیس اردو ترجمہ دے کر نیچے صنعت عاطلہ میں تفسیری ترجمہ دیا گیا ہے۔ آخر میں ۴ صفحات پر مشتمل مترجم کی داستان احوال سفر ہے۔ جو کہ اثر انگیز ہے۔

“درس کلام اللہ ” سے صنعت عاطلہ میں سورت فاتحہ "کا ترجمہ بطور نمونہ دیکھیے:

” اللہ کے اسم سے کہ رحم والا ہے اور لا محدود رحم والا ہے۔ ہر طرح کی حمد اللہ ہی کے واسطے کہ وہ مولا ہے کل عوالم کا(۱) رحم والا اور لا محدود رحم والا ہے (۲) مالک ہے عدل کے دہاڑ کا (۳) ہماری سر ٹکائی کا ہر عمل اللہ ہی کے واسطے اور اسی سے سوال ہے مدد کا(۴) (اے اللہ)

دکھا دے ہم کو عمود اور مسعود راہ(۵)اس طرح کے لوگوں کی راہ کہ وہ عطا واکرام سے ماموراہوئے سوائے وہ لوگ کہ رسواہوئے اور گمراہ ہوئے(۶)"[۲]

سورت فاتحہ کا ترجمہ صنعت عاطلہ میں کرتے ہوئے اس خوبصورت غیر منقوط ترجمے میں ڈاکٹر صاحب نے 'دن' کے لفظ کی جگہ پنجابی لفظ 'دہاڑ' استعمال کیا۔ لفظ 'عبادت' کی جگہ 'سر ٹکائی' اور سیدھی راہ کی جگہ 'عمود راہ' کے متبادل الفاظ استعمال کیے ہیں۔ اگر چہ صنعت عاطلہ جو کہ خود ایک مشکل صنعت ہے۔ اس میں قرآن پاک جیسی عظیم مقدس اور الہامی کتاب کا ترجمہ یقیناً ایک معجزہ ہی ہے۔ صنعت عاطلہ میں 'درس کلام اللہ' کا ترجمہ قرآن کے عجائبات میں ایک عجوبہ اور منفرد کام ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق اکرم نے اس عجیب جدید[۳] سے موسوم کیا ہے۔

صنعت عاطلہ میں دیگر اصناف میں لکھتے ہوئے یہ گنجائش ضرور ہوتی ہے کہ اگر کوئی جملہ یا ترکیب صنعت عاطلہ میں نہ بن پا رہا ہو تو اسے چھوڑ کر کوئی اور جملہ یا ترکیب بنا سکتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید کا صنعت عاطلہ میں ترجمہ کرتے ہوئے مصنف کے پاس ایسی کوئی گنجائش یا اختیار ہر گز موجود نہیں تھا۔ کیونکہ قرآن مجید الہامی کتاب ہے۔ اس میں ہم اپنی طرف سے کوئی ردوبدل نہیں کر سکتے۔ اگر مصنف کسی ایک آیت یا لفظ کا بھی ترجمہ چھوڑ دیتے تو وہ قرآن نہ رہتا۔ لہذا اس سے ہم مصنف کی مشکلات اور جان کنی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

مصنف خود لکھتے ہیں:

"بعض اوقات ایک دن میں دو آیتوں کا ترجمہ ہو جاتا تھا۔ بعض اوقات ۲۲ دن تک ایک منقوط لفظ کا غیر منقوط متبادل نہیں ملتا تھا۔ بالآخر اللہ رب العزت وہ لفظ میرے ذہن میں ڈال دیتا تھا۔ اس طرح ۳۰ مئی ۲۰۱۳ء کو کائنات اور تاریخ انسانی میں دنیا کا یہ پہلا شاہکار اردو زبان میں کلام اللہ کا غیر منقوط تفسیری ترجمہ معرض وجود میں آیا۔"[۴]

درس کلام اللہ کا تفسیری ترجمہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو جہاں کہیں کسی لفظ کا متبادل صنعت عاطلہ میں نہیں ملا، وہاں انہوں نے مختلف تراکیب اور تکنیکیں بھی استعمال کی ہیں۔ ان میں سے ایک ترکیب صوتی رعایت کا استعمال بھی ہے۔ مثلاً جیسے 'دیکھو' کو صوتی اعتبار سے 'دے کھو' اور 'آنکھ' کو بغیر نقطہ کے 'آں کھ' لکھا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن میں آنے والے ناموں کو 'شیڈ' دے کر اسی طرح منقوط تراکیب میں رہنے دیا ہے۔ کیونکہ ناموں کا کوئی نعم البدل نہیں ہوتا۔ نام ہر زبان میں اسی طرح برقرار رہتے ہیں۔ مثلاً تورات، زبور، انجیل ،ابولہب، قریش، اسحٰق، یعقوب، مریم، عیسیٰ اور یحییٰ وغیرہ

ڈاکٹر صاحب نے 'درس کلام اللہ' میں چند ایک مقامات پر انگریزی الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے۔ مثلاً 'سونا' کے لیے 'گولڈ' اور ستارے کے لیے 'سٹار' کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح 'پانی' کے لیے 'ماء' (عربی) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کے علاوہ بلوچی، سرائیکی زبانوں کے کچھ عاطل الفاظ بھی استعمال کیے ہیں۔ لہٰذا درس کلام اللہ میں اردو کے علاوہ ان دوسری زبانوں کی مہک اور خوشبو بھی شامل ہے۔ 'درس کلام اللہ' میں ان زبانوں کی موجودگی خود ان زبانوں کے لیے بھی باعث فخر اور اعزاز ہے۔ ڈاکٹر طاہر مصطفی اپنے اس ترجمے کو قرآن حکیم کا ترجمہ کہنے کی بجائے 'ترجمانی' قرار دیتے ہیں۔

کتاب (قرآن مجید) جس کی ہر آیت یکتا و بے مثل ہے۔ اور اپنے اندر معنی و مفہوم کا ایک وسیع سمندر رکھتی ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان میں اس کے ترجمے کا حق ادا نہیں ہو سکتا، کیوں کہ کسی بھی کتاب کا جب دوسری زبان میں ترجمہ کیا جاتا ہے، تو لفظ بہ لفظ کیا جاتا ہے لیکن 'درس کلام اللہ' میں الفاظ کی کمی بیشی نظر آئے گی۔ لہٰذا الفاظ کے کم یا زیادہ ہونے کی رعایت تفسیر میں تو ہو سکتی ہے لیکن ترجمے میں نہیں اور تفسیر تفصیلاً بھی ہوتی ہے۔ اور مختصر سے مختصر بھی۔

ڈاکٹر صاحب کے اس نادر علمی و ادبی کارنامے پر اب تک متعدد محققین تبصرہ نگار اور کالم نگار اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں ان کے اس تفسیری ترجمے پر مختلف کانفرنسیں بھی ہو چکی ہیں۔ نیز بھارت میں ڈاکٹر سید وہاج الدین ہاشمی نے اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی کے تحقیقی مقالے 'اردو میں ترجمہ قرآن کی اہمیت' کے باب چہارم میں ڈاکٹر طاہر مصطفی کے غیر منقوط تفسیری ترجمہ قرآن پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے اپنا یہ مقالہ ڈاکٹر فہیم الدین احمد کی نگرانی میں ۱۸ اپریل ۲۰۱۹ء میں مکمل کیا تھا۔ اس کے علاوہ گورنمنٹ کالج وویمن یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ اسلامیات میں غیر منقوط تراجم قرآن پر بھی ایم فل کی سطح پر تحقیقی مقالہ لکھا جا رہا ہے۔ جس میں ڈاکٹر صاحب کا ترجمہ بھی شامل ہے۔

'درس کلام اللہ' سے 'بسم اللہ' اور 'سورہ اخلاص' کا صنعت عاطلہ میں ترجمہ ملاحظہ کیجئے:

"اللہ کے اسم سے کہ رحم والا ہے اور لامحدود رحم والا ہے۔"

'(اے محمد ﷺ) کہہ دو کہ اللہ احد ہے (۱) اللہ (ارحام کے سارے واسطوں سے) ماورا ہے (۲) سوال ہی معدوم اس کی کوئی اولاد ہو کہ وہ کسی کی اولاد ہو (۳) اور سوال ہی معدوم کہ کوئی اس کا ہمسر ہو (۴)۔"(۵)

"اللہ الصمد" کا منقوط ترجمہ اللہ بے نیاز ہے۔ جب کفار آپ ﷺ سے اللہ تعالی کے رشتوں ناطوں کے حوالے سے سوالات کرتے ہوتے تھے کہ اللہ کا باپ کون ہے؟ اس کے اہل خانہ کون ہیں۔؟ تو ڈاکٹر صاحب نے اس پس منظر کے پیش نظر اسکا عاطل ترجمہ یوں کیاہے کہ اللہ (ارحام کے سارے واسطوں سے) ماوراہے۔

تیسری اور چوتھی آیت میں نہی کا صیغہ استعمال ہوا ہے۔ اور چوں کہ صنعت عاطلہ میں نہی کا صیغہ کسی صورت استعمال ہو ہی نہیں ہو سکتا کیوں کہ نا، نہیں میں نقطہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن یہاں بھی خداوندِ کریم نے ان کے لیے آسانی کی۔ اور انہوں نے تائید ایزدی سے اس مشکل کا حل یوں نکالا کہ "سوال ہی معدوم ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو کہ وہ کسی کی اولاد ہو" اور سوال ہی معدوم ہے کہ کوئی اس کا ہمسر ہو"

"درس کلام اللہ" میں آنے والے چند منقوط الفاظ کی عاطل مثالیں درج ذیل ہیں:

منقوط	عاطل
قسم ہے	(سوں ہے)
انجیر اور زیتون	کا کودمری اور کاوکی
بیوی	گھر والی
نکاح	عروسی معاہدہ
طلاق	عروسی کاٹ

ڈاکٹر صاحب کے بقول مجھے عورت کا غیر منقوط تلاش کرنے میں ۲۲ دن صرف ہوئے پھر میرے ذہن میں آیا کہ عورت کے لیے "حوا کی لڑکی" کی ترکیب استعمال کی جاسکتی ہے۔ آغاز میں انہوں نے یہی ترکیب استعمال کی ترجمہ آگے بڑھتا رہا تو انہیں قرآن حکیم سے ہی عورت کا متبادل لفظ "امرأ" مل گیا بعد میں انھوں نے یہی لفظ استعمال کیا

پروفیسر ڈاکٹر اعجاز فاروق لکھتے ہیں:

”قرآن عظیم کے ۳۰ پاروں اور ۱۱۴ سورتوں کے ایک ایک لفظ، معنی و مفہوم کو مسلسل و مربوط انداز سے بیان کرنا اس طرح کہ کلام الٰہی کے معانی و مطالب کو کسی تعقید والجھاو کے بغیر بصراحت پیش کیا جائے، یقیناً اکیسویں صدی کے اکیسویں سال کا محیر العقول کارنامہ بلکہ لازوال عجوبہ ہے۔“(۶)

ڈاکٹر صاحب کی یہ سعادت ہے کہ اللہ نے انہیں اس کام کے لیے چنا۔ اور بلاشبہ یہ عطائے خداوندی سے ہی ممکن ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے راستے پر چلنے والوں اور محنت کرنے والوں کے لیے آسانیاں پیدا فرماتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے انہی نصرتوں اور سعادتوں کے سہارے اس عظیم اور مقدس کام کو مکمل کیا۔ ورنہ یہ کسی انسان کے اپنے بس میں ہرگز نہیں۔ اس عظیم کام کی اشاعت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے اسباب پیدا کیے۔ اور ڈاکٹر صاحب کے دوستوں نے آٹھ لاکھ روپے عطیہ کیے۔ ایک شاگرد نے ۱۲ لاکھ روپے کی رقم ہدیہ کی۔ اس طرح اس کی اشاعت ممکن ہو سکی۔

زندگی ایک ہی بار ملتی ہے انسان کو چاہیے کہ وہ اسے کسی بامقصد کام میں گزارے اور اسکی زندگی کا سب سے پہلا اور آخری مقصد رب کی رضا اور انسانیت کی فلاح ہونا چاہیے انسان کو اس فانی زندگی میں کوئی ایسا کام کرنا چاہئے کہ وہ خود تو مر جائے لیکن اس کا کام اسے زندہ رکھے اور یہی خواہش ڈاکٹر صاحب کی تھی جس کی بنا پر انھوں نے یہ ترجمہ لکھا۔ مصنف کی یہ کاوش تاقیامت ادب قرآن میں ایک امتیازی نشان اور ان کی پہچان کا حوالہ رہے گی۔

بقول نور اللہ فارانی:

”تاریخ کے اوراق میں مترجم کا نام ہمیشہ امتیازی حیثیت سے اسی نسبت کے حوالے سے سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔“(۷)

ڈاکٹر طاہر مصطفی نے اپنے اس تفسیری ترجمہ قرآن میں جن تراجم و تفاسیر سے زیادہ استفادہ کیا ان میں مولانا فتح محمد جالندھری کا ترجمہ ہے جنہیں تمام مسالک کے علماء کی جانب سے سند قبولیت حاصل ہے۔ اسکے علاوہ مولانا مودودی کی تفہیم قرآن، معارف قرآن اور پیر کرم علی شاہ کا ترجمہ قرآن شامل ہے۔ انہوں نے کسی بھی قسم کے تعصب کو قریب نہیں آنے دیا صنعت عاطلہ میں قرآن مجید کا تفسیری ترجمہ کرنے کے علاوہ آپ نے صنعت عاطلہ میں ایک حمد اور ایک نعت بھی لکھی ہے۔

بلاشبہ ڈاکٹر طاہر مصطفی کو قرآن اور صاحب قرآن کے ساتھ جو امتیازی نسبت اور سعادت حاصل ہوئی ہے۔ یہ خوش نصیبوں کے حصے کا خاصہ ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی قرآن کی تعلیمات کو پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ کی اس مضبوط رسی کو تھام کر ہم دنیاوی اور اخروی کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں۔

آمین یارب اللعالمین۔

حوالہ جات

1.Ijaz Farooq Akram,Prof,Dr,Roznama Jasarat(Friday Special)Karachi:21st January 2022.p 30

2.Tahir Mustafa,Prof,Dr,Darse Kalam Allah(Ghair manqoot tafseeri tajuma Quran)Lahore:Art and Graphics Urdu bazar ,2021,p 2

3. Ijaz Farooq Akram,Prof,Dr,......................p29

4. Tahir Mustafa,Prof,Dr.............................p1420

5.Ibid,p 1416

6. Ijaz Farooq Akram,Prof,Dr,........................p22

7.Baseerat online,7th july 2021